# سوال

(126) عمارتوں، مارکیٹوں اور زمینوں کی زکوٰۃ

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرے بھائی کے پاس بہت سا مال ہے جو کہ عمارتوں، تجارتی مارکیٹوں اور زمینوں پر مشتمل ہے اور ان سب چیزوں کی آمدنی بھی ہے۔ میں نے اسے نصیحت کی کہ اپنے اصل مال تجارت کی زکوٰۃ ادا کیا کرو تو اس نے مجھے بتایا کہ اصل مال تجارت پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے بلکہ زکوٰۃ تو صرف اس کے وصول ہونے والے کرایہ پر ہے جب کہ اس پر ایک سال گزر جائے اور اگر وہ کرایہ وصول کرنے کے بعد عمارت ہی پر خرچ کر دے تو زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔ کئی اور لوگ بھی ہیں جن کا عمل میرے اس بھائی کے عمل کی طرح ہے۔ تو کیا یہ عمل اسلام کی رو سے جائز ہے؟ کیا ایسا کرنے والا گناہ گار تو نہ ہوگا؟ کون سی جائیداد ہے جس کے اصل اور نفع پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے، حتیٰ کہ ایک سال گزر جائے؟ اس سلسلہ میں کوئی حد بھی مقرر ہے یا حکم ایک جیسا ہے خواہ جائیداد کم ہو یا زیادہ؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

انسان کے مال کی کئی قسمیں ہوتی ہیں مثلاً نقدی تو اس پر زکوٰۃ واجب ہے جب کہ نقدی نصاب کو پہنچ جائے اور اس پر ایک سال گزر جائے۔ زرعی زمین کی پیداوار مثلاً دانوں اور پھلوں کی زکوٰۃ اس دن واجب ہے جس دن پھلوں کو توڑا اور کھیتی کو کاٹا جائے۔ زرعی زمین کی اصل قیمت نہیں بلکہ اس کی پیداوار پر زکوٰۃ ہے۔ جو زمین یا عمارت کرایہ پر دی گئی ہو تو سال گزرنے کے بعد اس کے کرایہ پر زکوٰۃ ہے بشرطیکہ کرایہ نصاب کے بقدر ہو، اس زمین یا عمارت کی قیمت پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ ہاں البتہ وہ زمین یا عمارت یا دیگر سازوسامان جو بغرض تجارت ہو تو اس کی قیمت پر سال مکمل ہونے پر زکوٰۃ واجب ہوگی بشرطیکہ قیمت نصاب کے برابر ہو۔ اس صورت میں نفع کو بھی اصل زر کے ساتھ شامل کر لیا جائے گا۔ اسی طرح چوپائے جانوروں میں بھی زکوٰۃ واجب ہے جب کہ وہ نصاب کے مطابق ہوں اور ان پر ایک سال گزر جائے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

**فتاویٰ اسلامیہ**

**کتاب الزکاۃ: ج 2 صفحہ 117**